158544 ـ بیوہ کا دوران عدت تعزیت کرنے والوں کے استقبال کے لیے اپنے گھر سے باہر کسی دوسری جگہ جانا

سوال

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اور اسکی اولاد بھی ہے یہ عورت اپنے اور خاوند کے خاندان کے شہر سے ایک سو کلو میٹر سے بھی زیادہ فاصلہ پر رہتی ہے، ہمارے ہاں یہاں لبیا میں رواج ہے کہ جب کسی کا خاوند فوت ہو جائے تو تعزیت کی جگہ خاوند کے والد کا گھر ہوتا ہے، جس نے بھی تعزیت کرنا ہو وہ خاوند کے خاندان کے گھر جائے.
سوال یہ ہے کہ: خاوند کی وفات کے ابتدائی ایام میں بیوہ عورت کہاں رہے آیا اپنے گھر میں جو خاندان سے سو کلو دور ہے، یا کہ وہ تعزیت والی جگہ پر رہے اور پھر باقی عدت اپنے گھر گزارے ؟
یہ علم میں رہے کہ خاوند کسی خاص سبب کی بنا پر شہر سے دور رہتا تھا، ہمارے ہاں اس طرح مشکلات اکثر پائی جاتی ہیں، برائے مہربانی تفصیلی جواب دین کر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

درج ذیل حدیث کی بنا پر بیوہ عورت اپنی عدت کا عرصہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی مکمل کریگی:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہن فریعۃ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا:

" تم اپنے اسی گھر میں عدت مکمل کرو جہاں تمہیں اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1204) سنن ابو داود حدیث نمبر (2300) سنن نسائی حدیث نمبر (200) سنن ابن ماجہ حدث نمبر (2031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ضرورت و حاجت کی خاطر بیوہ عورت کے لیے دوران عدت دن کے وقت اپنے گھر سے باہر جانا جائز ہے، مثلا ضروری اشیاء کی خریداری کے لیے بازار جانا، یا پھر کام کے لیے .

لیکن رات کے وقت وہ بغیر ضرورت نہیں نکل سکتی مثلا کوئی چور اور ڈاکو اس کے گھر پر دھاوا بول دے تو باہر جا سکتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزارےگی، اور وہ عدت کے عرصہ میں زینت و زیبائش اور بدن و لباس میں خوشبو لگانے سے اجتناب کریگی، نہ تو وہ زینت اختیار کرے گی اور نہ ہی خوشبو لگائیگی، اور نہ ہی خوبصورت لباس زیب تن کریگی، اور اپنے گھر میں ہی رہےگی، بغیر حاجت کے دن کے وقت باہر نہیں نکلےگی، اور رات کو بھی ضرورت کے بغیر باہر نہیں جائیگی....

اس کے لیے ہر وہ چیز جائز ہے جو عدت کے علاوہ عرصہ میں جائز ہے؛ مثلا اگر باپرد ہو کر اسے کسی مرد سے بات چیت کرنا پڑے تو کر سکتی ہے.

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگر کوئی صحابی فوت ہو جاتا تو صحابہ کرام کی بیویاں یہی کیا کرتی تھیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بھی ایسا ہی کیا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 27 - 28).

تعزیت کے لیے عورت گھر سے نہیں نکل سکتی جیسا کہ سوال میں وارد ہوا ہے؛ کیونکہ جب دوران عدت عورت حج کے لیے گھر نہیں نکل سکتی تو پھر تعزیت کی خاطر سسر کے گھر تو بالاولی نہیں جا سکتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت اور اس کے خاوند نے حج کا عزم کیا تو شعبان کے مہینہ میں اس کے خاوند کی وفات ہوگئی تو کیا اس کے لیے حج کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

آئمہ اربعہ کے ہاں بیوہ عورت دوران عدت حج کے لیے سفر نہیں کر سکتی "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 29).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (72269) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اصل تو یہ ہے کہ لوگ مصیبت زدہ کے گھر جا کر تعزیت کریں، نہ کہ جسے مصیبت آئی ہے وہ تعزیت کے لیے آنے والوں کو ملنے کسی دوسرے گھر جائے.

واللہ اعلم .